

2104 - بدکاری (لواطت) کے متعلق مسلمانوں کا موقف

سوال

میں اس وقت ایشیا اور خاص کرملیشیا میں لواطت (بدکاری) جیسی فحاشی کے عام ہونے پر ریسرچ کر رہا ہوں، آپ سے میری گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب عنایت فرمائیں:

- 1- ملیشیا میں (مسلمانوں اور غیرمسلموں کو) لواطت جیسی فحاشی سے کیسے نپٹنا چاہیے؟
- 2- ایسے لوگوں کو سخت سے سخت کس طرح کی سزا دی جاسکتی ہے؟
- 3 - معاشرے کو لواطت کے بارہ میں کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے؟
- 4 - کیا قانونا لواطت کی اجازت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ملیشیا جیسے ملک میں ہم جنس پرستی کی حالت کے بارہ میں ہمیں تو کوئی تجربہ اور علم نہیں کہ وہاں کس حالت میں ہے، لیکن اس معاشرے کے مسلمانوں کو اس گندے اور فحش کام سے مکمل نفرت و کراہیت ہونی چاہیے، اس لیے کہ جس دین یعنی دین اسلام کے وہ پیروکار ہیں اس نے اس فحش کام کو شدید حرام قرار دیا ہے اور دنیا میں بھی اس کی المناک سزا مقرر کی ہے اور آخرت میں بھی اسے دردناک سزا ملے گی اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا:

(تم جسے بھی قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا گیا ہو دونوں کو قتل کردو) یعنی جب وہ ایسا کرنے پر راضی ہو امام ترمذی نے سنن ترمذی میں اسے روایت کیا ہے دیکھیں ترمذی (1376)

علماء اسلام مثلاً امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد، اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ: اسے رجم کی حد لگائی جائے گی چاہے وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ.

اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی فطرت کی مخالف کر کے ایسا کام کرتا ہے جو مرد کو مرد اور عورت کو عورت سے اکتفاء کرنے اور خاندان اجاڑنے اور ان میں فساد بپا کر کے انسانی نسل پر اثر انداز ہوتا اور معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا کر کے خطرناک بیماریاں پیدا کرے اور بے گناہ لوگوں کو ضرر اور نقصان سے دوچار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اذیت بچوں میں بھی منتقل کرے، اور عمومی طور پر زمین میں فساد بپا کرے بلاشک و شبہ یہ بہت ایسی آفت ہے جس

ڪي بيخ ڪني ڪرنا ضروري هئ ۽ اور اسئ جڙ سئ ڪاٺ پھينڪنا ضروري هئ.

اس موضوع پر ريسرچ ڪرئ والئ هوسڪتا هئ آپ ڪو به ريسرچ اس دين اسلام ڪي عظمت اور اس ڪئ قوانين و شرايع ڪي باريڪي ڪي بلندي اور دين اسلام ڪونا زل ڪرئ والئ ڪي حڪمت ڪي طرف لئ جائئ، الله تعاليٰ سئ ميري دعا هئ ڪه وه آپ ڪو ڪاميابي اور توفيق عطا فرمائئ، الله تعاليٰ هئ سيدھئ راه ڪي هدايت دينئ والا هئ.

والله اعلم .